

باطل فرقوں سے آگاہی

اسلاف

کا طریقہ و معمول

ادارہ دافتن



باطل فرقوں اور گمراہ کن
تنظیموں سے آگاہ کرنا سنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باطل فرقوں سے آگاہی

اسلاف

کا طریقہ و معمول

ادارہ دافتن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

باطل فرقوں اور گمراہ کن تنظیموں
سے آگاہ کرنا سنت رسول

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کا معمول

بعض سادہ لوح افراد کا یہ ماننا کہ ہم ظالموں کا اعتبار کرنے کے پابند ہیں، اور ہمیں ہر کلمہ گو کے ساتھ اچھا گمان رکھنا چاہیے، کیونکہ ہر کسی کے پاس کچھ نہ کچھ خیر رہتا ہے، لہذا ہم کسی کے تعلق سے کسی کو چوکنا نہ کریں۔

شریعت کی رو سے یقیناً ہم ظالموں کے پابند ہیں، اور اہل علم کسی بھی باطل فرقہ اور گمراہ کن تنظیم کی ظالمی سرگرمیوں کی بنا پر ہی ان سے چوکنا کرتے ہیں، کیونکہ منحرف افکار اور غلط طریقہ کار اختیار کرنے والوں سے چوکنا کرنا اہل سنت کا اصول اور رسول اللہ اور صحابہ و تابعین کا معمول رہا ہے، جیسا کہ گزشتہ آرٹیکلز میں ہم یہ بات واضح کرچکے ہیں، علاوہ ازیں رسول اللہ نے متشابہ آیات کے پیچھے لگے رہنے والوں سے امت کو چوکنا کیا

(صحیح البخاری: 4547)

اور بالخصوص خوارج کے متعلق فرمایا کہ جو اہل ایمان تمہیں یہ ملیں تم ان کا قتل کرو کیونکہ ان کے قاتل کے لیے روز قیامت اجر عظیم ہے۔

(صحیح البخاری: 5057)

اور نبی کا فرمان ہے کہ اگر یہ مجھ سے مل جائیں تو میں انہیں قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔

(صحیح البخاری: 7432)

ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سے جنگ کرنے سے زیادہ خوارج سے جنگ کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: 37886)

امام ابن بکر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ خوارج سے جنگ کرنے میں اسلام کے اصل

سرمايے کی حفاظت سے، اور مشرکین سے جنگ کرنے میں نفع حاصل کرنا سے، اور اصل سرمايے کی حفاظت نفع حاصل کرنے سے زيادہ ضروری ہے

(فتح الباری لابن حجر: 37886)

اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے معاذ عدویہ نے حائضہ کی نمازوں کی قضا کے متعلق سوال کیا تو ام المومنین نے انہیں خوارج سے چوکنا کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا تم حروریہ (خارجی) ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ میں حروریہ نہیں ہوں، لیکن (معلومات حاصل کرنے کے لیے) سوال کر رہی ہوں

(صحیح مسلم : ح 69)

معاذ عدویہ کے جواب سے پتہ چلتا ہے کہ گمراہ افکار و افراد سے عوام کو بھی واقف رہنا چاہیے جیسا کہ وہ ان سے واقف تھی اسی لیے کہا کہ میں حروریہ (خارجی) نہیں ہوں، اور اگر وہ خوارج سے واقف نہ ہوتی تو ان کا جواب اس طرح نہ ہوتا بلکہ سوال یہ ہوتا کہ حروری کون ہے؟

مزید پتہ چلا کہ عوام کبھی طاہرت و نماز کے مسائل سے ناواقف رہ سکتی ہے، لیکن غلط نظریات کے حاملین سے انہیں واقفیت ضرور رہنی چاہیے

جہاں رسول اللہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے گمراہوں سے چوکنا کیا وہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ کرام بھی خود اپنے طور پر شر سے بچنے کی فکر کرتے اور رسول اللہ سے شر کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے

(صحیح البخاری: ح 3606)

وہب بن منبہ رحمہ اللہ اپنے کمنسن سادہ لوح شاگردوں سے فرماتے کہ تم خوارج سے ہوشیار رہنا کہ وہ تمہیں اپنی گمراہ سوچ و افکار میں پھنسا لیں کیوں کہ وہ اس امت کے لیے شر ہیں

(سیر اعلام النبلاء، الطبقة الثانية، وہب بن منبہ: ج 4، ص 553)

امام آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قدیم و جدید زمانہ کے اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں کہ خوارج نمازی، روزہ دار، اور بڑے عبادت گزار ہونے کے باوجود بہت بری قوم ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کے نافرمان ہیں، ان کی یہ ساری عبادتیں ان کے لیے کارآمد نہیں، وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا اظہار کرتے ہیں اور یہ بھی ان کے لیے مفید نہیں کیونکہ یہ ایسی قوم ہیں جو اپنی خواہشات کی بنا پر قرآن کی تاویل کرتے ہیں، اور مسلمانوں کو دھوکے دیتے ہیں اس سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نہ میں چوکتا کیا نبی نہ میں آگاہ کیا خلفائے راشدین نہ ان سے ہوشیار کیا اور دیگر صحابہ و تابعین نہ بھی ان کے خلاف شعور بیدار کیا اس لیے کہ یہ اور ان کے پیروان جاس و آجاس (نجس و ناپاک) ہیں، جو حاکموں کے خلاف بغاوت کرتے ہیں اور مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھتے ہیں۔

(الشریعہ، باب ذم الخوارج، ج1، ص325)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ خوارج یہود و نصاریٰ سے زیادہ مسلمانوں کے لیے شر ہیں کیونکہ وہ آس مسلمان کے قتل کے درپے رہتے ہیں جو ان کا موافق نہ ہو، مسلمانوں کی جان و مال اور ان کی اولاد کو حلال سمجھتے ہیں اور انہیں کافر قرار دیتے ہیں بلکہ ان کی بڑی جہالت اور گمراہ کن بدعت کی وجہ سے انہی کاموں کو دین سمجھتے ہیں۔

(منہاج السنن النبویہ الفصل السادس، ج10، ص248)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ خوارج اگر طاقتور ہو جائیں تو عراق و کوفہ، شام، ساری زمین میں فساد مچادیں، نہ کسی چھوٹے بچے کو چھوڑیں اور نہ ہی کسی بچی کو، نہ ہی کسی مرد کو بخشیں نہ ہی کسی عورت کو کیونکہ ان کے نزدیک لوگ اس قدر بگڑچکے ہیں کہ ان تمام کو قتل کرنا ہی ان کے سدھار کا واحد راستہ ہے۔

(البدایہ والنہایہ ج10، ص584)

امام ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ خوارج کی
ابتدا عراق سے ہوئی

(فتح الباری ، المقدمہ)

تعجب کی بات ہے کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے
ساری دنیا میں خوارج کے شروفساد کے لیے عراق اور
شام کا نام لیا ، بالکل اسی طرح امام ابن حجر
رحمہ اللہ نے بھی خوارج کی ابتدا عراق سے ہی
بتلائی اور آپ دیکھ لیں کہ موجودہ دور کے خوارج
یعنی تنظیم داعش عراق سے ہی نکلی

آپ دیکھ لیجئے کہ نبی سے لیکر عصر حاضر کے تمام
علماء تک، ہر عالم نے گمراہ فرقوں اور باطل فرقوں
سے آگاہ کرنا امت مسلمہ کے نوجوانوں کیلئے ضروری
سمجھا کیونکہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ امت
مسلمہ کے نوجوان جذباتی ہونے کی وجہ سے ان گمراہ
تنظیموں کا بہت جلد شکار بن جاتے ہیں اسی لئے
انہوں نے ہر دور میں اپنی ذمہ داری بخوبی نبھاتے
ہوئے امت مسلمہ کو ان خارجی تنظیموں سے آگاہ کیا
تو ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان تنظیموں کی سازش
کو بھانپتے ہوئے اور اسلاف کے نقش قدم پر عمل پیرا
ہوتے ہوئے اپنے احباب کو ان خارجی فکر کی تنظیموں
کی سازشوں سے بروقت آگاہ کریں تاکہ ہمارے احباب
نیکی کے جذبہ میں ان تنظیموں کی فکر کا شکار نہ
ہو جائیں اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو

والسلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ